بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم ۔ چہارشنبہ

فی پرچہ ۱ اَنہ

۱۷ صفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۹/۴۴ ۔ ۵ اخاء ۱۳۳۴ ہش ۔ ۵ اکتوبر ۱۹۵۵ء ۔ نمبر ۲۳۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

صبح بے چینی رہی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے

ربوہ ۴ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"رات ایک دفعہ آنکھ کھل گئی۔ صبح کچھ بے چینی رہی عام طبیعت بفضلہ اچھی ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ حسب معمول کل بھی نماز عصر کے بعد نصف گھنٹے تک مسجد مبارک میں تشریف فرما رہ کر احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ بعدہ حضور نے باہر سے آنے والے احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

سلامتی کونسل میں ایشیائی افریقی ملکوں کو مزید نمائندگی دینے کا مطالبہ

جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کے قائد مسٹر محمد علی کی تقریر

نیویارک ۴ اکتوبر۔ پاکستان نے مطالبہ کیا ہے کہ سلامتی کونسل میں ایشیائی افریقی ملکوں کو اور نمائندگی دی جائے۔ جو ان کی وسعت اور آبادی کی کثرت کے لحاظ سے ان کے لئے کافی ہو سکے۔ پاکستانی وفد کے قائد مسٹر محمد علی نے کل رات اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا ایشیا اور افریقہ کے ممالک دنیا کے ایک وسیع خطہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جن میں کروڑوں کروڑ لوگ بستے ہیں اس کے باوجود اس وسیع خطہ کو سلامتی کونسل میں مناسب نمائندگی نہیں دی گئی ہے۔ مسٹر محمد علی نے زور دیا کہ اقوام متحدہ کے منشور میں تبدیلی کر کے اس ناانصافی کی تلافی ہونی چاہیئے۔ مسٹر محمد علی نے دوران تقریر میں علاقائی دفاعی تنظیموں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس الزام کو بے بنیاد قرار دیا۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کا دفاعی معاہدہ مشرق بعید کے لئے خطرے کا موجب ہے۔ آپ نے کہا۔ اس معاہدے کی بنیاد انصاف اور آزادی کے اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ اس کا مقصد مشرق بعید میں امن اور سلامتی کے امکان کو تقویت پہونچانا ہے۔ آپ نے مزید کہا پاکستان کو نوآبادیاتی نظام حکومت کا خوب تجربہ ہے۔ کیونکہ وہ خود صدیوں ایسے ہی نظام حکومت کے تحت رہ چکا ہے۔ وہ کبھی اس امر کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ لوگوں کے خوداختیاری اور خودمختاری کے حق کو غصب کر کے انہیں نوآبادیاتی نظام حکومت کا پابند بنایا جائے۔ اگر جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم کے معاہدے کا مقصد ایشیائی ملکوں کو نوآبادیاتی نظام حکومت کی بندشوں میں جکڑنا ہوتا تو وہ کبھی اس کی حمایت نہ کرتا۔ مسٹر محمد علی نے مزید کہا اس بارے میں پاکستان کی جو روش رہی ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ اس نے ہمیشہ ہی نوآبادیاتی نظام کی مخالفت اور لوگوں کے حق خوداختیاری و حق خودمختاری کی پرزور حمایت کی ہے۔

دوران تقریر میں آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ میرے وفد کو اس سے مایوسی ہوئی ہے۔ کہ اقوام متحدہ قیام امن کے مسائل سے متعلق خود اپنی قراردادوں پر عمل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ آپ نے اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل کی اس تجویز کی حمایت کی کہ جنرل اسمبلی اقوام متحدہ کے منشور پر نظر ثانی کے لئے اسی اجلاس میں کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کرے اور اس امر پر زور دے کہ کمیٹی کا اجلاس کب بلایا جائے۔ مسٹر محمد علی نے ایشیا اور افریقہ کے محکوم لوگوں کی جدوجہد آزادی کا بھی ذکر کیا۔ اور صدر آئزن ہاور کا یہ بیان یاد دلایا کہ تبدیلی ہو کر رہے گی۔ اگر پرامن ذرائع سے تبدیلی ممکن نہ ہوئی۔ تو پھر تشدد کے بل پر یہ تبدیلی آئے گی۔ اب یہ بڑی طاقتوں کا کام ہے۔ کہ وہ پرامن ذرائع کا احترام کریں۔ اور اس طرح متشددانہ طریقوں کو بروئے کار آنے کی دعوت نہ دیں۔

مشرقی بنگال کے وزیر زراعت کراچی میں

کراچی ۴ اکتوبر۔ مشرقی بنگال کے وزیر زراعت جناب ہاشم الدین احمد کل شام ڈھاکہ سے یہاں پہونچ گئے ہیں۔ آپ سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلے میں مرکزی حکومت سے بات چیت کریں گے۔

اخبار ربوہ

ربوہ ۴ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ درد گردہ اور انتڑیوں کی تکلیف ابھی باقی ہے۔ اور اعصابی بے چینی بھی رہتی ہے۔ گو پہلے کی نسبت کچھ کم ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بلڈ پریشر زیادہ گر جانے کی وجہ سے ضعف رہا۔ اور کچھ گھبراہٹ بھی ہے۔ مگر عام حالت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین

احمدیہ ریلیف سنٹر میرپور کالونی میں امدادی امور کے صوبائی وزیر آنریبل مسٹر ہاشم الدین احمد کی تشریف آوری

شدید بارش کے باوجود آنریبل وزیر موصوف نے ریلیف سنٹر میں اپنے ہاتھ سے چاول تقسیم کئے

ڈھاکہ (بذریعہ ڈاک) احمدیہ ریلیف سنٹر میرپور کالونی (مشرقی پاکستان) میں امدادی امور کے صوبائی وزیر آنریبل مسٹر ہاشم الدین احمد کی تشریف آوری کی مختصر اطلاع جو امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ مکرم خورشید احمد صاحب کی طرف سے بذریعہ تار موصول ہوئی تھی۔ الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ وزیر موصوف کی تشریف آوری اور معائنہ کے متعلق اب مکرم جہانشاہ محمد عمر صاحب نے بذریعہ ڈاک مفصل رپورٹ ارسال فرمائی ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

امدادی امور کے صوبائی وزیر مسٹر ہاشم الدین احمد نے احمدیہ ریلیف کمیٹی ڈھاکہ کی درخواست پر میرپور کالونی کے احمدیہ ریلیف سنٹر میں ۲۴ ستمبر کو تشریف لے جانے اور وہاں امدادی سرگرمیوں کا معائنہ کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ ہر چند کہ اس روز شدید بارش ہو رہی تھی (باقی

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ر اکتوبر ۱۹۵۵ء

غلط فہمی

اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم کرے۔ روزنامہ "نوائے پاکستان" کی اشاعت ۲۷ر ستمبر ۱۹۵۵ء میں رموز و نکات کے کالم میں مولانا عبد المجید صاحب خادم رقمطراز ہیں کہ:۔

" الفضل ۱۲ر جولائی ۱۹۵۵ء میں چھپا ہوا ایک اعلان:۔

" احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب دستور سابق امسال بھی قادیان میں عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنی رقوم دفتر ہذا میں جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ تاکہ عید الاضحیہ کے موقع پر ان کی طرف سے قربانی دی جا سکے۔ رقم عید سے کم از کم ایک ہفتہ پہلے دفتر ہذا میں ضرور پہنچ جانی چاہیئے۔ ایک قربانی کی اوسط قیمت -/۲۵ روپے مقرر کی جاتی ہے۔" (منجانب مرزا عزیز احمد ایم۔ اے انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ)

کیوں! کیا سمجھا آپ نے؟ ـــ یہی نا کہ کسی مرزائی کی قربانی اس وقت تک مقبول نہیں ہو سکتی۔ جب تک وہ مکتہ المسیح قادیان میں نہ دی جائے۔ اور قربانی کا کوئی جانور اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتا۔ جب تک قادیان میں ذبح نہ ہو۔ دوسرے کسی ملک اور کسی مقام میں قربانی دینا اور جانور ذبح کرنا حرام ہے! ۔ اسلام کے شارع علیہ السلام بھی کتنے عجیب و سادہ تھے۔ کہ مسلمانوں کو حکم دے دیا۔ کہ جہاں چاہیں قربانی دیں۔ اور قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کریں یا کم از کم ذبح ہوتے دیکھتے ہی رہیں۔ اور قربانی کا گوشت خود کھائیں۔ اور اعزہ و اقارب کو کھلائیں لیکن دورِ حاضر میں "اسلام" کے سب سے "پکے اور سچے دعویدار" احکام ختم المرسلین کو غلط قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ جب تک نبوتِ کاذبہ جعلیہ کے مرکز میں قربانی نہ دی جائے۔ تب تک قبول ہی نہیں ہوتی۔ بس پچیس روپے بھیج دو۔ قربانی کا ایک ایک رگ و ریشہ خدائے قادیان کے ہاں گھٹ سے پہنچ جائے گا۔"

(روزنامہ نوائے پاکستان لاہور مورخہ ۲۷ر ستمبر ۱۹۵۵ء)

الفضل میں جو اعلان شائع ہوا ہے کیا کوئی خدا ترس مسلمان اس سے وہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ جو ہمارے دوست جناب مولانا عبد المجید صاحب خادم کے ذہن میں آیا ہے؟ قادیان میں قربانی دینے کے لئے دوستوں کو دعوت کے اعلان سے کیا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ احمدیوں کے نزدیک سوا قادیان کے اور کہیں عید قربان میں قربانی جائز نہیں؟ قادیان میں جو بعض مخیر دوست عید قربان پر قربانی کا اہتمام کرتے ہیں۔ تو اس کی صرف یہ وجہ ہے۔ کہ ہمارے نزدیک قادیان ایک متبرک مقام ہے۔ اور وہاں قربانی دینے کا مقصد اس لحاظ سے بھی زیادہ ثواب کے حصول کا باعث ہے۔ کہ وہاں کے درویش دوست بھی قربانی سے متمتع ہوں۔ ورنہ احمدیوں کے نزدیک بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ہر جگہ قربانی ہو سکتی ہے۔ اور ہر احمدی خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں آباد ہوں۔ عید قربان کے موقعہ پر اپنے اپنے گھروں میں قربانی دیتے ہیں۔ اکثر صاحب استطاعت دوست جو قادیان میں قربانی دیتے ہیں۔ وہ اپنے گھروں میں بھی خواہ وہ کہیں ہوں۔ قربانی دیتے ہیں۔

یہ ایسی بات نہ تھی۔ کہ اس کو موضوع اعتراض بنایا جاتا۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق بھی آیا ہے۔ کہ وہ مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے مکہ مکرمہ میں بھی قربانیوں کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ اور اپنے گھروں پر بھی کرتے تھے۔ مولانا عبد المجید صاحب خادم تو خود مولانا ہیں۔ انہیں ایسی اخبار کا ضرور علم ہونا چاہیئے۔

ہم یہ تو نہیں کہنا چاہتے۔ کہ مولانا نے احمدیوں کے خلاف دیدہ و دانستہ عوام میں غلط فہمی پھیلانے کے لئے اور انہیں احمدیوں کے خلاف نفور کرنے کے لئے یہ خلاف واقعہ اعتراض پیدا کیا ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ آپ کو علم نہ ہو۔ اس لئے ہم نے ان کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے مندرجہ بالا سطور لکھی ہیں۔ اور ان سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ ایسے نتائج نکالنے سے پہلے تحقیقات فرما لیا کریں گے۔ تاکہ ان کی لاپرواہی سے کسی جماعت کے خلاف ناحق غلط فہمیاں پیدا نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ گنہگار نہ ٹھہریں۔ علاوہ ازیں انہیں غور فرمانا چاہیئے۔ کہ ایسی غلط فہمیاں پھیلانے سے وہ نادانستہ ہی سہی۔ ملک و قوم کو کس قدر نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس لئے خاص کر ایسی باتوں میں جو کسی کے متعلق غلط فہمیوں کا موجب بن سکتی ہیں۔ انہیں معمول سے زیادہ احتیاط برتنی چاہیئے۔ اب اگر الفضل کے اعلان سے تعجیل میں غلط نتیجہ نکالنے سے پہلے وہ کسی احمدی دوست سے دریافت کر لیتے۔ تو انہیں صحیح علم ہو جاتا۔ اور وہ اس گناہ سے بچ جاتے۔ جو ان سے سرزد ہوا ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ انشاء اللہ آئندہ مولانا زیادہ احتیاط سے کام لیا کریں گے۔ کیونکہ یہ دین کا معاملہ ہے۔ جو بہت نازک ہوتا ہے۔ سوچنا چاہیئے کہ دین جو دنیا میں سچائی قائم کرنے کے لئے آیا ہے۔ غلط بیانیوں سے اس کی آبیاری کس طرح ہو سکتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ اور ہم سب کو ایسی باتوں سے بچائے۔ آمین۔

خطاب احمدیان صوبہ سرحد

بحضور حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

(از محترم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعتہائے صوبہ سرحد)

اے امیر المومنین محمود احمدؐ میرزا ‏ ‏ ‏ از اروپا آمدی اھلاً و سہلاً مرحبا

شکر للہ آمدی۔ خوش آمدی نیک آمدی ‏ ‏ ‏ بر سرت بادا ہمیشہ سایۂ فضلِ خدا

از خدا خواہیم عمر و صحت و اقبالِ تو ‏ ‏ ‏ تا تو باشی باد اللہ حافظ و ناصر ترا

قادیان و ربوہ و ما از خدا میخواستیم ‏ ‏ ‏ باز در کنعاں آمدی یوسفِ ثانیِ ما

ایں ہمہ پروانہ گاں از دور و نزدیک آمدند ‏ ‏ ‏ تا بہ گرد شمع رویت جاں کند ہر یک فدا

من ز سرحد آمدم تا گویمت خوش آمدید ‏ ‏ ‏ ہر یکے از اہلِ سرحد است بامن ہمنوا

در قیام و در رکوع و در سجود اندر نماز

"زندہ و تندرست باشی" می کند یوسف دعا

نماز جمعہ کی پہلی اور پچھلی سنتیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"جمعہ سے پہلے جس قدر اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ سنتیں پڑھو۔ کوئی حد بندی نہیں۔ دو ہوں چار ہوں۔ چھ ہوں۔ یا اس سے بھی زیادہ۔ جمعہ کے پہلے چار رکعت سنت اور بعد مسجد میں چار رکعت اور اگر گھر میں آکر پڑھیں۔ تو دو رکعت ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چھوٹی مسجد میں تشریف لائے اور نماز سے پہلے دو سنتیں پڑھیں۔"

(الحکم ۱۰ر فروری ۱۹۰۷ء و ۲ نومبر ۱۹۰۲ء نیز بدر ۲ر جولائی ۱۹۰۹ء)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ)

احمدیّت کا پیغام

گزشتہ سے پیوستہ

احمدیوں کا جہاد کے متعلق عقیدہ

احمدیت کے متعلق جو غلط فہمیاں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ احمدی جہاد کے منکر ہیں۔ یہ درست نہیں۔ احمدی جہاد کے منکر نہیں۔ احمدیوں کا صرف یہ عقیدہ ہے۔ کہ جنگیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک جنگ جہاد اور ایک محض جنگ۔ جہاد صرف اسی جنگ کو کہتے ہیں جس میں مذہب کو بچانے کے لئے لڑائی کی جائے۔ اور ایسے دشمنوں کا مقابلہ کیا جائے۔ جو مذہب کو تلوار کے زور سے مٹانا چاہتے ہیں۔ اور جو خنجر کی نوک سے عقیدہ تبدیل کروانا چاہتے ہیں۔ اگر دنیا میں ایسے واقعات ظاہر ہوں۔ تو جہاد ہر مسلمان پر فرض ہو جاتا ہے۔ مگر ایسے جہاد کے لئے ایک یہ بھی شرط ہے۔ کہ اس جہاد کا اعلان امام کیطرف سے ہونا چاہیئے تا مسلمانوں کو معلوم ہو سکے کہ ان میں سے کن کن کو جہاد میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور کن کن کو اپنی باری کا انتظار کرنا چاہیئے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ایسے جہاد کے موقعہ کے آنے پر جو مسلمانوں بھی جہاد میں شامل نہ ہو گا وہ گنہگار ہوگا۔ لیکن اگر امام ہو تو وہی مسلمان گنہگار ہو گا۔ جسکو جہاد کے لئے بلایا جائے۔ اور اگر آئے رجب احمدی جماعت کسی ملک میں جہاد کا انکار کرتی تھی۔ تو اسلئے کرتی تھی۔ کہ مذہب کو بزور شمشیر بدلوانے کی کوشش انگریز نہیں کر رہے تھے۔ اگر احمدی جماعت کا یہ خیال تھا اور واقعہ میں انگریز شمشیر سے مذہب بدلوانے کی کوشش کر رہے تھے تو پھر یقیناً جہاد واجب تھا۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا جہاد کے واجب ہو جانے کے بعد ہر مسلمان نے تلوار اٹھا کر انگریز کا مقابلہ کیا؟ اگر نہیں کیا تو احمدی تو خدا تعالےٰ کو یہ جواب دیں گے۔ کہ ہمارے نزدیک ابھی جہاد کا وقت نہیں آیا تھا۔ اگر ہم نے غلطی کی تو ہماری غلطی اجتہادی تھی۔ لیکن ان کے مخالف مولوی کیا جواب دیں گے۔ کیا وہ کہیں گے کہ اے خدا جہاد کا تو وقت تھا۔ اور ہم یقین رکھتے تھے کہ یہ جہاد کا وقت ہے۔ اور ہم سمجھتے تھے۔ کہ جہاد فرض ہو گیا ہے۔ لیکن اے ہمارے خدا ہم نے جہاد نہیں کیا۔ کیونکہ ہمارے دل ڈرتے تھے۔ اور نہ ہم نے ان لوگوں کو جہاد کیلئے آگے بھجوایا جن کے دل نہیں ڈرتے تھے۔ کیونکہ ہم ڈرتے تھے کہ ایسا کرنے سے بھی انگریز ہم کو پکڑ لیں گے۔ میں یہ فیصلہ منصف مزاج لوگوں پر ہی چھوڑتا ہوں۔ کہ ان دونوں جوابوں میں سے کونسا جواب خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ قابل قبول ہے؟

اب تک جو کچھ میں نے کہا وہ ان لوگوں کے وساوس کو دور کرنے کے لئے کہا ہے جو احمدیت کا سرسری مطالعہ بھی نہیں رکھتے اور جو احمدیت کے پیغام کو اس کے دشمنوں سے سنتے یا بغیر احمدیت کا مطالعہ کرنے کے اپنے دلوں سے احمدیت کے عقائد اور احمدیت کی تعلیم بنانا چاہتے ہیں۔ اب میں ان لوگوں کو مخاطب کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے احمدیت کا ایک حد تک مطالعہ کیا ہے۔ اور جو جانتے ہیں کہ احمدی خدا تعالےٰ کی توحید پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ قرآن کریم کو بھی مانتے ہیں حدیث کو بھی مانتے ہیں۔ نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔ حج بھی کرتے ہیں زکواۃ بھی دیتے ہیں۔ حشر و نشر اور جزا و سزا پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن وہ حیران ہیں کہ جب احمدی دوسرے مسلمانوں کی طرح مسلمان ہیں۔ تو پھر اس نئے فرقے کو قائم کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ ان کے نزدیک احمدیوں کا عقیدہ اور احمدیوں کا عمل قابلِ اعتراض نہیں۔ لیکن ان کے نزدیک ایک نئی جماعت بنانا قابلِ اعتراض امر ہے۔ کیونکہ جب فرق کوئی نہیں تو افتراق کرنے کی وجہ کیا ہوئی۔ اور جب اختلاف نہیں۔ تو دوسری مسجد بنانے کا مقصد کیا ہوا؟

نئی جماعت بنانے کی وجہ

اس سوال کا جواب دو طرح دیا جا سکتا ہے عقلی طور پر اور روحانی طور پر۔ عقلی طور پر اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جماعت صرف تعداد کا نام نہیں۔ ہزار لاکھ یا کروڑ افراد کو جماعت نہیں کہتے۔ بلکہ جماعت ان افراد کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ جو متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہوں۔ اور ایک متحدہ پروگرام کے مطابق کام کر رہے ہوں۔ ایسے افراد اگر پانچ سات بھی ہوں تو جماعت ہے۔ اور جن میں یہ بات نہ ہو۔ وہ کروڑوں بھی جماعت نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ میں نبوت کا دعوےٰ کیا۔ تو پہلے دن آپ پر صرف چار آدمی ایمان لائے تھے۔ آپ پانچویں تھے۔ باوجود پانچ ہونے کے آپ ایک جماعت تھے۔ مگر مکہ کی آٹھ دس ہزار کی آبادی جماعت نہیں تھی۔ نہ عرب کی آبادی جماعت تھی کیونکہ نہ انہوں نے متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور نہ ان کا کوئی متحدہ پروگرام تھا۔ پس اس قسم کا سوال کرنے سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ کیا اس وقت مسلمان کوئی جماعت ہیں؟ کیا دنیا کے مسلمان تمام معاملات میں آپس میں مل کر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ یا ان کا کوئی متحدہ پروگرام ہے؟ جہاں تک ہمدردی کا سوال ہے۔ میں مانتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے متعلق ہمدردی ہے۔ مگر وہ بھی سارے مسلمانوں میں نہیں کچھ کے دلوں میں ہے۔ اور کچھ کے دلوں میں نہیں۔ اور پھر کوئی ایسا نظام موجود نہیں جس کے ذریعہ سے اختلاف کو مٹایا جا سکے۔ اختلاف تو جماعت میں بھی ہوتا ہے۔ بلکہ نبیوں کے وقت کی جماعت میں بھی ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بعض دفعہ انصار اور مہاجرین کا اختلاف ہو گیا۔ اور بعض دفعہ بعض دوسرے قبائل میں اختلاف ہو گیا۔ لیکن جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرما دیا تو اس وقت سب اختلاف مٹ گیا۔ اسی طرح خلافت کے ایام میں بھی اختلاف پیدا ہو جاتا تھا۔ لیکن جب کوئی اختلاف پیدا ہوتا۔ خلفاء فیصلہ کرتے اور وہ اختلاف مٹ جاتا۔ خلافت کے ختم ہونے کے بعد بھی کوئی ستر سال تک مسلمان ایک حکومت کے نیچے رہے۔ جہاں جہاں بھی مسلمان تھے وہ ایک نظام کے تابع تھے۔ وہ نظام بُرا تھا یا اچھا تھا۔ بہر حال اس نے مسلمانوں کو ایک رشتہ سے باندھ رکھا تھا۔ اس کے بعد اختلاف ہوا۔ اور مسلمان دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ سپین کا ایک حلقہ بن گیا۔ اور باقی دنیا کا ایک حلقہ بن گیا۔ یہ اختلاف تو تھا۔ مگر بہت ہی محدود اختلاف تھا۔ دنیا کے مسلمانوں کا بیشتر حصہ پھر بھی ایک نظام کے نیچے چل رہا تھا۔ مگر تین سو سال گذرنے کے بعد یہ انتظام ایسا ٹوٹا کہ تمام مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ اور ان میں تشتت اور پراگندگی پیدا ہو گئی۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یفشو الکذب۔ سب سے اچھی صدی میری ہے۔ ان سے اتر کر وہ لوگ ہوں گے۔ جو دوسری صدی میں ہونگے اور ان سے اتر کر وہ لوگ ہوں گے جو تیسری صدی میں ہوں گے۔ پھر دنیا میں سے سچائی مٹ جائے گی۔ اور ظلم و تشدد اور اختلاف کا دور دورہ ہو جائیگا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اور پھر یہ اختلاف بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ گزشتہ تین صدیوں میں تو مسلمان اپنی طاقت بالکل ہی کھو بیٹھے کجا وہ وقت تھا۔ کہ یورپ ایک ایک مسلمان بادشاہ سے ڈرتا تھا۔ اور اب یورپ اور امریکہ کی ایک ایک طاقت کا مقابلہ کرنے کی سکت سارے عالم اسلام میں بھی نہیں۔ یہودیوں کی کتنی چھوٹی سی حکومت فلسطین میں بنی ہے۔ شام، عراق، لبنان، سعودی عرب مصر اور فلسطین کی فوجیں اس کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یو این او نے جو علاقہ یہودیوں کو دیا تھا اس سے بہت زیادہ اس وقت یہودیوں کے قبضہ میں ہے۔ یہ درست ہے کہ یہودی حکومت کی مدد امریکہ اور انگلستان کر رہے ہیں۔ لیکن سوال بھی تو یہی ہے۔ کہ کبھی تو مسلمانوں کی ایک ایک حکومت سارے مغرب پر غالب تھی۔ اور اب مغرب کی بعض حکومتیں سارے مسلمانوں سے زیادہ طاقتور ہیں۔ پس جماعت کا جو مفہوم ہے۔ اس وقت اس کے مطابق مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں۔ حکومتیں ہیں جن میں سے سب سے بڑی پاکستان کی حکومت ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب قائم ہوئی ہے۔ لیکن اسلام پاکستان کا نام نہیں۔ نہ اسلام مصر کا نام ہے۔ نہ اسلام شام کا نام ہے نہ اسلام ایران کا نام ہے نہ اسلام افغانستان کا نام ہے نہ اسلام سعودی عرب کا نام ہے۔ اسلام تو اس رشتۂ وحدت کا نام ہے۔ جس نے سارے مسلمانوں کو یکجا کر دیا تھا اور کوئی ایسا نظام اس وقت دنیا میں موجود نہیں۔ پاکستان کو افغانستان سے ہمدردی ہے۔ افغانستان کو پاکستان سے ہمدردی ہے۔ لیکن نہ پاکستان افغانستان کی ہر بات ماننے کو تیار ہے۔ نہ افغانستان پاکستان کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہے۔ دونوں کی پالیسی الگ الگ ہے اور دونوں اپنے اندرونی معاملات میں آزاد ہیں۔ یہی حال افراد کا ہے۔ افغانستان کے باشندے اپنی جگہ پر آزاد ہیں۔ پاکستان کے باشندے اپنی جگہ پر آزاد ہیں مصر کے باشندے اپنی جگہ پر آزاد ہیں۔ انکو ایک لڑی میں پرونے والی کوئی چیز نہیں۔ (باقی)

حضرت اماں جی رضی

(از محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر گوہر دین صاحب)

خالہ حضرت اماں جی رضی کو اللہ تعالےٰ نے بہت سی صفات سے متصف فرمایا تھا۔ ان کی رحلت ان کی عمر کو دیکھتے ہوئے غیر متوقع نہ تھی۔ مگر ایسے وجود جن سے بہت سی پیاری اور بابرکت یادگاریں وابستہ ہوں۔ جو بزرگ ترین لمحات کا لقایا اور قیمتی دور کا زندہ حصہ ہوں۔ وہ خواہ کتنی ہی عمر پائیں۔ جب بھی وہ فوت ہونگے۔ دل چاک ہو جائیگا۔

اماں جی رضی والدین کی جانب سے بھی بے شک تقدس کی حامل تھیں۔ مگر حضرت نور الدین رضی کا نصف بہتر ہونے کے شرف نے ان کو منفرد حیثیت بخش کر جو خراجِ تحسین عطا کیا۔ اس سے انشاء اللہ سلسلہ کی کتب مزین ہونگی۔

میں نے اپنے ہوش کے زمانہ سے لے کر تمام عمر بیشمار عورتوں۔ بچوں وغیرہ کو ان کے گھر میں سمائے ہوئے دیکھا۔ کوئی دور دیس کی نوکری کے سلسلہ میں بال بچے اماں جی رضی کی تحویل میں چھوڑ گئے۔ کوئی تعلیم کی خاطر کوئی شادی کے لئے۔ اماں جی ہر ایک کی یکساں شریکِ حال تھیں۔

دروازے پر بہت سے لوگ اپنے دردِ دل کے مداوے کے لئے۔ حاجتمندیوں کے لئے مشوروں کے لئے حاضر ہوتے۔ ان کی گزارشیں آپ پوری ہمدردی سے سنتیں۔ "اچھا میاں" اور [illegible] بعد گزارش کنندگان کے حلِ مشکل کی کوئی راہ نکالنے کی کوشش فرماتیں۔ اگر کبھی کسی امر کے معلوم کرنے کے لئے ہم گھر کی لڑکیاں اماں جی سے اصرار کرتیں۔ تو وہ پیکرِ خلوص نہایت سادگی اور دلسوزی سے اس واقع کا نقشہ ہمارے ذہن پر جمانے کو آمادہ ہوتیں۔ ان کا خمیر کچھ ایسے نرم سانچے میں ڈھلا تھا۔ کہ باید شاید۔ ان کو کبھی کسی کی بات کڑوی نہ لگتی۔ اگرچہ وہ کتنی ہی کڑوی کیوں نہ ہوتی کبھی کوئی بات بُری نہ لگتی۔ خواہ کتنی ہی بری ہو۔

ایک مرتبہ ایسے ہی موقعہ پر کسی عزیز نے ان کو کچھ گرم سرد باتیں کہیں۔ مگر جب میں نے پوچھا۔ کہ آپ نے کیا جواب دیا۔ تو فرمایا میں کیا کہتی۔ "واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ"۔ پڑھتی رہی۔ یہ ایک ہی واقعہ ان کے کردار کا کتنا جمیل عکس ہے۔

جب کبھی کوئی اپنی دردمندی کی کہانی سناتا۔ بڑی متاثر ہوتیں اور فرماتیں "اللہ رحم کرے دنیا میں انسان پر کیا کیا مصیبتیں ہیں"۔

اماں جی رضی ہر کسی کے دکھ سکھ میں شریک تھیں۔ ان کے پاس بے شمار لاوارث لڑکے لڑکیاں رہتیں۔ مگر ہم گھر کے بچوں اور ان میں کوئی فرق نہ تھا۔ ہمیں کبھی کسی قسم کا فرق معلوم نہیں ہوا۔ کچھ اس قسم کا جذبہ گھر میں رائج تھا۔ کہ غیر بھی غیر معلوم نہ ہوتے تھے۔ وہ مبتلائے آلام عورتوں۔ مردوں بچوں کے لئے مرکزِ طمانیت تھیں۔ بے سہاروں کا سہارا۔ بے گھروں کا گھر۔ لاوارثوں کی جائے پناہ بننے کی کوشش کرتی رہتیں۔

ان کی گفتگو میں سادگی کے ساتھ کچھ ایسی شگفتگی تھی۔ کہ ان کی مجلس میں بیٹھنے کو دوسرے کاموں پر ترجیح دینے کو جی چاہتا۔ بڑی لمبی دعائیں کرنے والی نماز نہ صرف باقاعدہ پڑھتیں بلکہ سوز و گداز سے پُر بڑی لمبی نماز پڑھتیں۔ ہر مصیبت زدہ کے لئے ان کا سینہ دردمندی کا خزینہ تھا وہ بہت کچھ تھیں۔ حضرت نور الدین رضی کا "نصف بہتر" ان کی عظیم برتریوں کی حامل۔ ان کی بزرگی کا عکس۔ ان کی مختلف النوع خوبیوں کی ترجمان تھیں۔ اسی لئے ان کی رحلت آج حضرت خلیفہ اول رضی کی جدائی کو زندہ کر گئی۔ وہ مبارک زمانہ پھر یاد کرا گئی۔ ایک ایک بات ایک ایک واقعہ یاد آرہا ہے۔ اسی لئے یہ حادثہ اجتماعی نقصان ہے۔ اور قومی صدمہ ہے۔

ہاں ان کی وفات کے صدمہ سے صرف ان کے خاندان کے افراد دلفگار نہیں ہوئے بلکہ دور دور تک برصغیر پاک و ہند تک بلکہ سمندر پار بھی ان کی روحانی اولاد سوگوار ہوگی۔ جنہوں نے اپنے مصائب میں نہ جانے کس کس رنگ میں ان سے مہرِ مادری حاصل کی تھی۔ اپنے آلام میں ان سے مداوا کرایا تھا۔ اور اپنی اقلیم دل میں بے تکلف اماں جی رضی کو شریک حال کیا تھا۔

حق یہ ہے کہ وہ دنیا میں ہی فردوسی زندگی کی حامل رہیں۔ خود دنیا سے الگ اور دوسری طرف دنیا والوں کے دکھ سکھ میں برابر کی شریک۔ گویا قعرِ دریا میں ان کا دامن تر نہ تھا۔ دست در کار دل بہ یار۔

سادہ مزاج۔ متواضع۔ بے تکلف۔ اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کی وارث۔ درویش صفت۔ فقیر منش۔ اور توکل علی اللہ کا اعلیٰ نمونہ تھیں۔ وہ خود بڑے علم و فضل کی مالک تھیں۔ مگر اس کے باوجود ہماری بالکل ادنیٰ سی علمی کاوش ان کے نزدیک بڑی اہمیت پا جاتی۔

اللہ تعالےٰ نے ان کو ایک ایسا دل عطا کیا تھا۔ کہ خامیوں پر تو شاید ان کی نگاہ ٹھیرتی نہ تھی۔ مگر خوبیوں کو فوراً پا لیتیں۔ اور پھر پوری پوری حوصلہ افزائی اپنا فرض سمجھتیں۔ کوئی آدمی اگر حضرت خلیفہ اول رضی کے وطن بھیرہ کا آجائے۔ تو اسے ہاتھوں ہاتھ لیتیں۔ اس کی مدارات ان کو بہت محبوب تھی۔ ہم سب کو بار بار بتاتیں کہ "یہ بھیرہ کا ہے۔" اس جملہ میں جو کیفیت چھپی ہوتی۔ وہ الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی۔

پھر اگر وہ "بھیرہ" کے علاوہ حضرت خلیفہ اول رضی سے کوئی نسبت بھی رکھتا ہو۔ پھر تو پوچھنا ہی کیا۔ یہ باتیں بتاتی ہیں۔ کہ ان کو اپنے عظیم شوہر کی عظمت کا کتنا گہرا احساس تھا۔

اے خدا تو ان کے مدارج میں بے اندازہ وسعت بخش۔ ان کو فردوس کی ہر نعمت اور آسائش سے حصہ وافر دے۔ اور ان کی جسمانی و روحانی اولاد کا خود حامی و مددگار ہو۔ ان کو عالی قدر باپ اور پھر ماں کا صحیح معنوں میں جانشین بنا۔ خود ان کا پاسبان ہو۔ انہیں اپنے سوا کسی کا محتاج نہ بنا۔

ماں باپ تو کسی کے ہمیشہ رہنے والی چیز نہیں۔ مگر پیارے خدا تو اور تیری رحمتیں ابدی ہیں۔ ہم ہمیشہ تیرا ہی سہارا چاہتے ہیں۔

غمزدہ عاجزہ۔ بیگم ڈاکٹر گوہر دین صاحب

احمدیہ ریلیف سنٹر میرپور کالونی میں امدادی کام

(بقیہ صفحہ اول)

پھر بھی وزیر موصوف نے حسب وعدہ ریلیف سنٹر کے معائنہ پر آمادگی ظاہر فرمائی۔ اور آپ بارش اور شدید آندھی میں ہی متعلقہ افسران اور اسٹاف کے ہمراہ ڈھاکہ سے میرپور کالونی تشریف لے گئے۔ احمدیہ ریلیف سنٹر کی طرف سے وہاں باقاعدہ ایک مختصر سی جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ تاکہ وزیر موصوف مصیبت زدگان سے خطاب فرما سکیں۔ لیکن بارش اور آندھی کی وجہ سے اس کا خاطر خواہ انتظام برقرار نہ رہ سکا۔ مجبوراً آپ کو ایک غریب مہاجر علی حبیب کی ٹوٹی ہوئی جھونپڑی میں ٹھہرایا گیا۔ جہاں آپ نے کافی دیر قیام فرما کر مصیبت زدگان میں اپنے ہاتھ سے چاول تقسیم کئے۔ بعدہٗ آپ نے ریلیف کے کام میں خاص دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے ریلیف کے کام کے متعلق تفصیلاً دریافت فرمایا۔ چنانچہ اس وقت تک جو کام کیا گیا تھا۔ اس سے وزیر موصوف کو نہ صرف یہ کہ زبانی طور پر مطلع کیا گیا۔ بلکہ سارے کام کی ایک تحریری رپورٹ بھی ان کی خدمت میں پیش کی گئی۔ اس موقع پر مہاجرین کے ایک وفد نے بھی آپ سے ملاقات کی۔ آپ نے ان کی تکالیف کو نہایت توجہ سے سنا۔ اور ازالہ کا وعدہ فرمایا۔ بعدہٗ آپ نے بارش میں ہی چل کر سیلاب سے تباہ شدہ مکانوں کا معائنہ فرمایا۔ آخر میں احمدیہ ریلیف کمیٹی اور احمدیہ ریلیف سنٹر میرپور کالونی کے کارکنوں کا وزیر موصوف سے تعارف کرایا گیا۔ آپ کالونی میں دو گھنٹے قیام کرنے اور ریلیف کے جملہ انتظامات کا معائنہ کرنے کے بعد دیگر افسران کے ہمراہ شام کو ڈھاکہ واپس تشریف لے آئے۔

دعائے نعم البدل

چودھری محمد خاں صاحب احمدی آف کرسال ضلع جہلم کی لڑکی سعیدہ بیگم ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کی درمیانی شب کو فوت ہو گئی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز مکرم چودھری صاحب مالی پریشانیوں میں بھی مبتلا ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی مشکلات دور فرمائے آمین

خورشید احمد منیر واقف زندگی مقیم چکوال

درخواست دعا

برادرم سردار محمد صاحب کاتب الفضل تین چار دن سے سخت بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد شریف کاپی ریڈر الفضل

ایک تاثر

ربوہ میں دو گھنٹے

نسیم سعید

چند روز ہوئے راولپنڈی کے ایک ہفت روزہ اخبار "چوٹ" کے ایڈیٹر نسیم سعید صاحب ربوہ تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات قلمبند کر کے بھجوائے ہیں جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

اس سے قطع نظر کہ ایک قوم۔ فرقے یا گروہ کے عقیدوں میں سچائی کا عنصر کس حد تک ہے یا وہ ناقد کے ذاتی عقاید سے کس حد تک مشابہت رکھتے ہیں۔ یہ امر قابل توجہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کا جو اس مخصوص گروہ سے تعلق رکھتے ہیں عملی رویہ کیا ہے کیونکہ بے عمل حقیقت سے باعمل کم علمی بہتر ہوتی ہے۔ اور ایک مشہور حدیث (بقول بعض قول علیؓ) ہے کہ یہ نہ دیکھو کون کہتا ہے۔ بلکہ یہ دیکھو۔ کہ کیا کہتا ہے۔ جب اس نظریہ سے تحریک احمدیت سے وابستہ لوگوں کا کردار جانچا جائے تو بلاشبہ ان کے لئے سر عقیدت سے جھک جاتا ہے

پچھلے دنوں آل پاکستان جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی مرکزی کونسل کے اجلاس میں شرکت کیلئے مجھے سرگودھا جانے کا اتفاق ہؤا۔ واپسی پر جب ربوہ اترا تو اجنبی ہونے کی وجہ سے میں پیش آئندہ دقتوں کے تصور سے مانوس ہو چکا تھا۔ اسٹیشن سے متصل ایک چھوٹی سی مسجد سے باہر نکلتے ہوئے ایک ضعیف شخص سے میں نے الفضل کے دفتر کا پتہ پوچھا۔ جس شفقت ... سے اس بزرگ نے میرا احوال پوچھا اور مجھے خود دفتر تک پہونچایا۔ اس سے خلوص اور محبت کا وہ بین القوی جذبہ جھلک رہا تھا جو کسی بھی حساس دل کو مرعوب کرنے کے لئے کافی ہے۔ انسانی اخوت کے اس چھوٹے سے مظاہرے نے مجھے بیحد متاثر کیا میرا ارادہ ربوہ کے کچھ مقامی اخبار نویسوں سے ملنے کا تھا الفضل کے دفتر سے تھوڑا آگے نکل کر نظر اٹھائی۔ تو قصر خلافت کی عمارت کو احاطے میں لئے طویل چار دیواری دکھائی دی۔ میرا ربوہ آنے کا چونکہ یہ پہلا موقعہ تھا۔ اس لئے محض سرگشت کے خیال سے چل پڑا۔ ایک چیز جس نے میرے ذہن پہ گہرا اثر چھوڑا ربوہ کے مختصر قصبہ میں صفائی کا بندوبست تھا۔ بازاروں اور کوچوں کی صفائی کسی اور شہر میں صفائی کا ہفتہ منانے کے دنوں میں بھی نہیں دیکھی جا سکتی۔ چھوٹی چھوٹی عمارات جنہیں ماڈرن طرز پر بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور صاف ستھرا ماحول قابل رشک منظر پیش کرتا تھا۔ وہاں سے رسالہ مصباح کے دفتر پہونچا تو ایک عزیز نے مجھے خوش آمدید کہا۔ چائے کے کپ پر جو گفتگو چھڑی تو اٹھنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ مسٹر عطاء الکریم کی باتوں میں سادگی اور شیرینی کا حسین امتزاج تھا انہوں نے مجھے تحریک احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں سے روشناس کرایا اور مختصر سے عرصہ میں جو ترقی کی تھی اس پر روشنی ڈالی۔ اپنائیت اور بے ساختہ پن کا احساس اس ماحول میں ایسی نعمت معلوم ہوتا تھا جس سے جدا ہوتے یہ رنج ہوتا تھا مجھے پتہ چلا کہ بڑے بڑے شہروں سے دور یہ جگہ علم و ادب کا ایک چھپا ہوا مرکز ہے۔ وہ جگہ جہاں تعلیم کا ذکر بھی نہ ہوتا تھا۔ اب ایک سے زائد کالجوں جن میں سے ڈگری کالج برائے طالبات بھی ہے کا مستقر ہے۔ مفت طبی امداد بلا امتیاز ہر شخص کو حاصل ہو سکتی ہے۔ الفضل مصباح اور الفرقان اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز (مذہبی جائزہ) اور دیگر رسائل کا مرکز ہونے کی وجہ سے اس کی صحافتی اہمیت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان میں سے بیشتر بلکہ تمام رسالے مذہبی قسم کا لٹریچر شائع کرتے ہیں۔ لیکن یہ بعید نہیں کہ جلد ہی ادبی معیار کے لحاظ سے ان میں سے کسی دن کوئی جریدہ ملک گیر شہرت حاصل کرلے۔

آج اگر یہ پوچھا جائے کہ مسلمان جو ہمیشہ سے یہ دعوے کرتے آئے ہیں کہ انہوں نے اسلام تبلیغ کے زور سے پھیلایا۔ کس حد تک اس مقصد کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں تو ہم خاموشی کے علاوہ کوئی جواب نہ دے سکیں گے۔ اگر احمدیوں کی ان کوششوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ جو وہ اپنے نظریات پھیلانے کے لئے کر رہے ہیں۔ دنیا کے دور افتادہ علاقوں اور سمندر پار کے ملکوں میں ان کے مضبوط ادارے قائم ہیں جن کا رشتہ مرکز سے اتنا مستحکم ہے کہ اس پر رشک کیا جا سکے۔ اس محدود سی تنظیم کی نگرانی میں برطانیہ۔ امریکہ۔ افریقہ آسٹریلیا۔ مراکش اور دوسرے ملکوں میں تبلیغ کا کام پوری تندہی سے جاری ہے۔ گلوب کے کونے کونے سے مبلغ ربوہ میں آتے ہیں اور ہدایات لے کر اپنے اپنے مقاموں کو لوٹ جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر لوگوں نے زندگی اس مقصد کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اور خیالات کی اشاعت کے لئے ہر طرح کی تکالیف بصد خوشی برداشت کرتے ہیں۔ اس جذبہ کی قدر نہ کرنی حد درجہ ناانصافی ہوگی۔

کہا جاتا ہے کہ ہر تحریک جب تک وہ محدود دائروں میں رہتی ہے مضبوط اور پرخلوص ہاتھوں میں رہتی ہے۔ لیکن جونہی اس کا دائرہ اثر وسیع ہوتا جاتا ہے اس میں ہر قسم کی بدعنوانیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کسوٹی پہ متذکرہ تحریک کس حد تک پرکھی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر اس کے عقیدت مندوں کی تعداد پر بحث نہ کی جائے تو معلوم ہوگا کہ ان میں وہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ جن کے لئے معاشرہ میں اصلاح کی جاتی ہے۔ معدودے چند افراد کو چھوڑ کر یہ لوگ اپنے عقیدہ میں راسخ۔ مخلص۔ راست گو اور دیانت دار ہوں گے اپنے ساتھیوں کی مدد کے لئے ایک احمدی ذاتی نقصان کی پرواہ نہیں کرے گا۔ اور جہاں مجموعی مفاد کا سوال ہوگا۔ وہاں کسی بھی شخص کی بہبودی اس کی سدّ راہ نہیں ہو سکتی یہی وہ صفات ہیں جو کسی قوم کی تعمیر میں خشتِ اوّل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

احمدیوں کے خلاف بیشمار شکایات بیان کی جاتی ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر سنجیدگی سے ان پر غور کیا جائے تو اس میں بیشمار غلط فہمی کی بنا پر مبنی ہوں گی ....

..........اگر ہم کسی سے اختلاف رکھتے ہوں تو اسے ٹھنڈے دل سے سمجھنے اور سمجھانے کی پالیسی پر عمل کرنا چاہیئے نہ کہ تلوار بازی پر

شام کو جب میں ربوہ سے لائلپور کے لئے روانہ ہؤا تو میں اپنے ذہن میں ایسا خوشگوار تاثر لئے ہوئے تھا جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا

خاکسار

انصار اللہ کا پہلا سالانہ اجتماع پاکستان میں

زعما صاحبان انصار اللہ کو ضروری اطلاع

پیشتر ازیں بیرونی مجالس انصار اللہ سے مشورہ طلب کیا گیا تھا کہ انصار اللہ کا سالانہ اجتماع کب ہو۔ چنانچہ بیرونی آراء جو اس بارے میں موصول ہوئی تھیں۔ مرکزیہ مجلس انصار اللہ میں پیش ہو کر قرار پایا کہ فی الحال پاکستان میں پہلا انصار اللہ کا اجتماع خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر ہی بتاریخ ۲۸ ۔ ۲۹ اکتوبر ۵۵ء کو کیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے انصار کے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے نمائندوں میں معاملہ پیش کر کے مستقل فیصلہ کیا جائے۔ لہٰذا انصار کا پہلا سالانہ اجتماع ۲۸ ۔ ۲۹ اکتوبر ۵۵ء کو خدام کے اجتماع پر ہی کیا جا رہا ہے لہٰذا زعماء صاحبان انصار اللہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی اپنی اپنی مجلس انصار اللہ کی طرف سے ایک ایک نمائندہ اجتماع میں شمولیت کی غرض سے مرکز میں ضرور بھجوا دیں۔ ایسے نمائندگان کو ۲۷ اکتوبر ۵۵ء کی شام تک مرکز میں ضرور پہنچ جانا چاہیئے۔ کیونکہ اجتماع کا پروگرام ۲۸ اکتوبر ۵۵ء کو جمعہ کے روز صبح سے شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

انصار کے اجتماع کا تفصیلی پروگرام بعد میں شائع ہوگا۔ زعماء صاحبان کو چاہیئے کہ وہ بہت جلد اپنی اپنی مجلس کا نمائندہ منتخب کر کے دفتر ہذا کو ان کے اسماء گرامی کی اطلاع بھجوائیں یہ یاد رہے کہ بڑی بڑی شہری جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کی طرف سے ضروری نہیں کہ ایک ہی نمائندہ مرکز میں بھجوایا جائے۔ بلکہ بڑی شہری جماعتوں میں سے جن کے اراکین انصار کی تعداد بہت زیادہ ہو یعنی پچاس یا اس سے زائد ایک سے زائد نمائندہ بھجوا سکتی ہے اور ان بڑی شہری جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کی طرف سے جہاں پر متعدد حلقے ہوں اور حلقہ وار مجالس انصار قائم ہوں۔ ان حلقوں کی طرف سے ایک ایک نمائندہ مرکز میں بھجوایا جا سکتا ہے اور ہر ایسی مجلس انصار اللہ کی طرف سے جس میں اراکین انصار کی تعداد بیس سے زائد ہو وہاں سے مجلس کے ایک منتخب نمائندہ کے علاوہ زعیم اور زعیم اعلےٰ کو بحیثیت عہدہ انصار کے سالانہ اجتماع میں بطور نمائندہ شریک ہونے کا اختیار حاصل ہے ——— (نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرمی خلیل احمد صاحب کارکن مہمان خانہ اور ان کی ہمشیرہ صاحبہ چند دنوں سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ——— (غلام حسین کارکن مہمان خانہ)

حیدرآباد سندھ میں ضرورت قرآن مجید پر تقریر

حیدرآباد سندھ میں مورخہ ۲۴/۹/۵۵ کو بعد نماز مغرب لطیف ہال میں ایک اہم جلسہ زیر صدارت مکرم جناب انوار احمد خانصاحب بی اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرمی سید احمد علی صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے "ضرورت قرآن مجید" پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن مجید کے نزول سے قبل کسی بھی الہامی کتاب اور نبی نے عالمگیر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور یہ تمام کتابیں اپنے اصلی لفظوں میں محفوظ نہ رہی تھیں۔ علاوہ اس کے گذشتہ انبیاء نے ایک عالمگیر اور کامل شریعت لے کر آنے والے عظیم الشان نبی کی ضرورت اور پیشگوئیاں بیان کی تھیں جن کے مطابق اللہ تعالےٰ نے سید الانبیاء۔ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

فاضل لیکچرار نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں ویدک دھرم اور تورات و انجیل وغیرہ کے حوالہ جات پڑھ کر سنائے۔ حاضرین میں ہر طبقے کے لوگ موجود تھے جو آخر تک نہایت سکون اور دلچسپی سے تقریر سنتے رہے۔ تقریر ایک گھنٹہ جاری رہی۔ جس کے بعد صدر صاحب کی صدارتی تقریر کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔ سیکرٹری جلسہ مرزا اعظم بیگ صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

(عبدالغفار کانپوری)

مسجد احمدیہ ملتان کی بنیاد

مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان نے اطلاع دی ہے کہ ۹/۹/۵۵ بوقت ۹ بجے صبح مسجد احمدیہ ملتان شہر (بیرون حسین آگاہی نزد پرانا قلعہ) کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ یہ مسجد ایک ہال کمرہ۔ لائبریری اور مہمان خانہ پر مشتمل ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو بابرکت فرمائے اور اسے مرکزی حیثیت عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر تعلیم و تربیت

ضروری اعلان برائے جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد

خاکسار آپ کی توجہ ضروری طور پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی اپیل کی طرف مبذول کراتا ہے جو اخبار الفضل مورخہ ۱۸ ستمبر ۵۵ء میں شائع ہوئی ہے۔ اور مندرجہ ذیل چندوں کی وصولی کی طرف توجہ فرمائیں۔ اول چندہ عام اور حصہ آمد کی طرف فوری توجہ دیں۔ (۲) جلسہ سالانہ کا چندہ قابل وصولی ہے۔ جلسہ میں تین ماہ باقی ہیں (۳) چندہ تحریک خاص جو مجلس مشاورت میں پاس ہوا تھا (۴) چندہ سفر یورپ جو مجلس شوریٰ نے تجویز کیا تھا (۵) تحریک سیلاب فنڈ۔

ان چندوں کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ مومن اپنے وعدوں کا پابند ہوتا ہے اور وعدہ کے ایفاء کے لئے کوشاں رہتا ہے

قاضی محمد یوسف احمدی امیر جماعتہائے احمدیہ سرحد

ضرورت

ایک دوست کو واشنگ فیکٹری میں کام کرانے کے لئے دو اچھے تجربہ کار دھوبیوں کی ضرورت ہے جو کہ ریشمی اور گرم کپڑوں کی دھلائی کا کام اچھی طرح سے جانتے ہوں۔ خواہشمند دفتر ہذا کو لکھیں۔

قائمقام ناظر امور عامہ ربوہ

---

(۵) احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ خاکسار کو حسنات دارین و صحت کاملہ عطا فرمائے اور ہر پریشانی سے محفوظ و مامون رکھے (عبدالغفور خان ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی)

(۶) میرا اکلوتا بیٹا پندرہ روز سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو شفائے عاجلہ عطا فرمائے آمین

محمد صادق خادم خلق دواخانہ حافظ آباد

(۷) خاکسار کے بہنوئی کئی ہفتوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں شفاء کامل عطا فرمائے۔

چوہدری محمد اسمٰعیل اختر ربوہ

(۸) میرے لڑکے عزیز حمید اللہ پر ایک فوجداری مقدمہ بنا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو باعزت بری کرے آمین۔

محمد فضل الٰہی نائب امیر بھیرہ

(۹) آجکل ہم کئی ایک مشکلات سے دوچار ہیں اور میرے بڑے بھائی پر ایک مقدمہ بنا ہوا ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے باعزت بری کرے (آمین) اور ہر ایک مشکلات سے ہمیں نجات حاصل ہو آمین۔

نذیر احمد گھسیٹ پورہ۔ لائلپور

روحانی ترقی کے لئے نماز کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"دیکھو جس طرح تمہارے عام جسمانی حوائج کے پورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح تمہاری روحانی حوائج کا حال ہے۔ کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بجھا سکتے ہو؟ کیا تم ایک لقمہ منہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کسی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی ہے۔ روحانی حالت کے سنوارنے اور اس باغ کے پھل کھانے کے لئے...... تم کو چاہیئے کہ اس باغ کو بھی وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے آنکھوں کا پانی پہنچاؤ اور اعمال صالحہ کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو۔ تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ۔ یاد رکھو ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ادھورا ایمان ہے" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء)

نیز حضور فرماتے ہیں:۔ "نماز جس کے لئے خداوند کریم نے صدہا مرتبہ قرآن شریف میں تاکید فرمائی ہے اور اپنے تقرب کے لئے فرمایا ہے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ یہ بھی رسم اور عادت کے پیرایہ میں کچھ چیز نہیں۔ اس میں ایسی صورت پیدا ہونی چاہیئے"

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں کہ میری بڑی ہمشیرہ مقبول طاہرہ پانچ چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر اچانک ہمیں داغ مفارقت دے گئیں۔ یہ صدمہ ابھی تازہ ہی تھا کہ لاہور سے چھوٹی بہن کی بچی عارفہ نعیمہ کی وفات کی اطلاع مل گئی انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مزید براں والد بزرگوار جناب ڈاکٹر احمد علی صاحب احمدی پریذیڈنٹ حلقہ دہلی دروازہ گیٹ لاہور بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور ماں جیسی نعمت سے محروم ہو جانے والے بچوں کا خود حامی و ناصر ہو۔ صحت و عافیت سے رکھے اور خادمان دین بنائے۔ والدین اور اہل و عیال کو مشکلات سے بچائے اور دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ اور مجھے توفیق بخشے کہ میں اپنے پیارے آقا کی زیر ہدایات اس مقصد کو باحسن وجوہ پورا کر سکوں جس کے لئے میں نے والدین۔ عزیز و اقارب اور اہل و عیال سے جدائی قبول کر رکھی ہے۔ آمین۔

قریشی فیروز محی الدین مبلغ سلسلہ احمدیہ سنگاپور

(۲) محمد خانصاحب دکاندار ساکن کرسال تحصیل چکوال میں غالباً اکیلے ہی احمدی ہیں ان کی ایک بچی عمر ۱۰ ماہ بعارضہ کالی کھانسی اور بخار سے سخت بیمار ہے۔ کچھ مالی پریشانیوں میں بھی مبتلا ہیں۔ ان کی بچی کی صحت اور مالی مشکلات سے نجات کے لئے احباب جماعت دعا فرمائیں۔ نیز اگر کسی ڈاکٹر یا حکیم کو کالی کھانسی کا مجرب نسخہ یاد ہو تو اس کے متعلق بھی ان کو براہ راست مناسب مشورہ دے سکتے ہیں۔ ان کا پتہ یہی کافی ہے۔ محمد خانصاحب دکاندار کرسال۔ ڈاکخانہ خاص۔ تحصیل چکوال ضلع جہلم

(عائشہ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

(۳) میرے والد صاحب کچھ دنوں سے بیمار ہیں اور کمزوری بڑھ گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

بشیر احمد انچارج دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

(۴) میری اہلیہ عرصہ دس ماہ سے بیمار ہے۔ افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت عاجلہ سے نوازے۔ آمین

میاں دین محمد احمدی گنج مغلپورہ

اشتراکی ممالک سے اسلحہ خریدنے کے متعلق ہمارا فیصلہ قطعی ہے

مصر کے نائب وزیر اعظم ونگ کمانڈر جمال سالم کا اعلان

قاہرہ ۳ اکتوبر۔ مصر کے نائب وزیر اعظم ونگ کمانڈر جمال سالم نے کل دمشق میں اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران کہا۔ کہ مشرقی یورپ کے اشتراکی ممالک سے اسلحہ لینے کے متعلق مصر کا فیصلہ بین اور قطعی ہے۔ اور وہ اس پر کاربند رہے گا۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ مشرقی یورپ سے اسلحہ لینے کے فیصلہ کا یہ مطلب نہیں۔ کہ مصر ان کے اصولوں کو بھی تسلیم کرتا ہے۔

ونگ کمانڈر جمال سالم پاکستان اور دوسرے ممالک کا دورہ کرنے کے بعد کل قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ تاس کی ایک اطلاع کے مطابق روس نے مشرقی یورپی ممالک سے مصر کو اسلحہ کی بہم رسانی کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کر دیا ہے۔ روسی حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ہر ملک کو اپنا دفاع کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ اور ہر ملک کو اس بات کا پورا اختیار ہے کہ وہ اپنی دفاعی ضروریات کے لئے جس ملک سے چاہے۔ عام تجارتی ذرائع سے اسلحہ حاصل کرے۔ روسی ترجمان نے مزید کہا ہے۔ کہ کسی دوسری طاقت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسلحہ خریدنے کے متعلق کسی دوسرے ملک کے حقوق میں مداخلت کرے۔

گورنر جنرل نے قوانین کی توثیق کے بل کی منظوری دے دی

کراچی ۳ اکتوبر۔ گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے سابق دستور کے ناجائز قوانین کے توثیق کے بل کی منظوری دے دی ہے۔

اس بل کے تحت سابق دستوریہ کے منظور کردہ ۴۴ میں سے ۳۹ توثیق طلب قوانین کو جائز قرار دے دیا گیا ہے۔ ان میں سے ۳۸ قوانین کی گورنر جنرل پہلے ہی توثیق کر چکے ہیں۔ بل کی منظوری سے گورنمنٹ آف انڈیا (ترمیمی) ایکٹ مجریہ ۱۹۵۴ء کی دفعہ ۲۲۳ الف کا اضافہ کی بھی توثیق کر دی گئی ہے۔ دفعہ ۲۲۳ الف کی توثیق بل میں ایک نئی دفعہ (ک) کے اضافے کے ذریعے کی گئی ہے۔ ملک میں ۲۲۳ الف کی بحالی کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ گزشتہ چند ماہ سے قریب قریب ہر حلقے کی طرف سے دفعہ ۲۲۳ الف کی بحالی کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی یہ دفعہ ہائی کورٹوں کو پروانہ امر، پروانہ اظہار وجوہ پر۔ ممانعت اور دوسرے پروانے جاری کرنے کا اختیار دیتی ہے۔

پنڈی سازش کیس کے اسیروں کی باقی ماندہ سزا معاف کرنے کے متعلق حکومت کے اعلان پر بھی ملک بھر سے مبارکباد کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ لاہور کے سیاسی حلقے اس فیصلے کا خیر مقدم کرنے میں پیش پیش ہیں۔ اس فیصلے کو افغانستان سے سمجھوتے اور ایک یونٹ بل کی منظوری کے بعد وزیر اعظم چوہدری محمد علی کی ایک اور کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ بیگم شاہنواز۔ ڈاکٹر تصدق حسین بیگم سلمہ تصدق۔ مسٹر محمود علی قصوری۔ شیخ صادق حسن اور بعض دوسرے اصحاب نے اپنے بیانات میں حکومت کے فیصلے کو سراہا ہے۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

پیرسن بھارت اور پاکستان آئیں گے

اٹاوہ ۳ اکتوبر۔ کینیڈا کے وزیر امور خارجہ مسٹر پیرسن نے یہاں یقین ظاہر کیا۔ کہ کولمبو منصوبہ جاری رہے گا۔ انہوں نے خیال ظاہر کیا۔ کہ کوئی رکن منصوبے کو ختم کرنے کے حق میں نہیں ہے۔ مسٹر پیرسن اگلے مہینے سنگاپور میں کولمبو پلان کی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ اور وہاں سے روس جائیں گے۔ سنگاپور سے واپسی پر وہ بھارت اور پاکستان کے آبپاشی اور پن بجلی کے دو منصوبوں کا معائنہ کریں گے۔ جن کے لئے کینیڈا نے کولمبو منصوبے کے تحت امداد دی ہے۔

مصر ہندوستانی مفادات کی نگرانی کرے گا

نئی دہلی ۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مصر پرتگال میں ہندوستان کے مفادات کی نگرانی کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ یاد رہے وزیر اعظم ہند پنڈت نہرو نے لوک سبھا میں بتایا تھا۔ کہ ہندوستان نے پرتگال میں اپنے مفادات کی نگرانی کے لئے پرتگال سے درخواست کی ہے۔ یہ اقدام پرتگال اور ہندوستان کے سفارتی تعلقات کے انقطاع کی وجہ کیا گیا ہے۔

پروگرام سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی

مؤرخہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء بروز اتوار بمقام احمدیہ ہال میگزین لین

نوٹ:۔ پہلا اجلاس صبح ۹ بجے سے شروع ہو کر ۱۲ بجے دوپہر تک

نمبر شمار	وقت	پروگرام	تفصیل	جج صاحبان
۱	۹ تا ۹-۵	تلاوت قرآن کریم	محمد اکرم خان جیکب لائن	
۲	۹-۵ تا ۹-۱۵	عہد نامہ	چوہدری احمد جان صاحب کی معیت میں	
۳	۹-۱۵ تا ۹-۲۰	نظم	نسیم احمد ۔ گولیمار	
۴	۹-۲۰ تا ۹-۳۰	افتتاحی تقریر و دعا ۔ جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی		

نمبر شمار	وقت	پروگرام	تفصیل	جج صاحبان
۵	۹-۳۰ تا ۹-۴۰	رپورٹ کارگزاری ۔ چوہدری محمود احمد ناظم اطفال کراچی		

مقابلہ جات

نمبر شمار	وقت	پروگرام	تفصیل	جج صاحبان
۶	۹-۴۰ تا ۹-۵۰	معائنہ صحت و صفائی	تمام اطفال کی صحت و صفائی کا معائنہ کیا جائیگا	مرزا عبدالرحیم و ڈاکٹر عبدالحمید
۷	۹-۵۰ تا ۱۰-۳۰	قرآن خوانی ناظرہ	سب اطفال کیلئے	مولوی عبدالمالک خان صاحب و مولوی عبدالحمید صاحب
۸	”	نماز زبانی	۷ سال سے ۱۰ سال کے بچوں کے لئے	رفیع الزمان خان صاحب و شیخ خلیل الرحمٰن صاحب و میجر شمیم احمد صاحب
۹	”	مشاہدہ		کیپٹن افتخار احمد صاحب
۱۰	۱۰-۳۰ تا ۱۰-۴۰	پیغام رسانی	۱۰ سے ۱۵ سال کے اطفال کیلئے	”
۱۱	۱۰-۴۰ تا ۱۱-۱۰	نظم خوانی	سب اطفال کے لئے	چوہدری فیض عالم صاحب و اکبر خان صاحب اصغر و محمد شفیع خان صاحب ۔ گولیمار
”	۱۱-۱۰ تا ۱۱-۳۰	پرچہ دینی معلومات	دس سال سے ۱۵ سال کے بچوں کے لئے	چوہدری عبدالمجید صاحب و چوہدری عبدالحق صاحب ورک
۱۲	۱۱-۳۰ تا ۱۲	قرآن کریم باترجمہ	پارہ اول و دوم و سوم	مرزا عبداللطیف و محمد شفیع صاحب اشرف
”	۱۲ تا ۲	وقفہ	(کھانا و نماز ظہر)	

دوسرا اجلاس

نمبر شمار	وقت	پروگرام	تفصیل	جج صاحبان
۱	۲ تا ۲-۵	تلاوت قرآن کریم	نسیم احمد گولیمار	
۲	۲-۵ تا ۲-۱۰	نظم	محمود احمد	
۳	۲-۱۰ تا ۲-۴۰	تقریری مقابلہ	۱۰ سے ۱۵ سال کے اطفال کے لئے	چوہدری عبدالحق صاحب ورک ۔ چوہدری عبدالمجید صاحب
۴	۲-۴۰ تا ۳	تحریری مقابلہ	”	مولوی عبدالمالک خان و مرزا محمد لطیف صاحب
۵	۳ تا ۴	کھیل کے میدان میں دوڑ سلو سائیکل ۔ نشانہ		مسعود بخاری ۔ میجر شمیم ۔ افتخار احمد ۔ سعید احمد
۶	۴ تا ۵	تقسیم انعامات	امیر جماعت احمدیہ کراچی	
۷	۵ بجے	دعا ۔ اختتام	”	

نوٹ:۔ تمام نتائج کی فراہمی جناب شیخ عبدالوہاب صاحب اور شیخ افوار رسول صاحب کے سپرد ہوگی جو کہ نتائج کو نمبروار مرتب کر کے جناب امیر صاحب کی خدمت میں تقسیم انعامات کے لئے پیش کریں گے۔

الداعی محمود احمد ناظم اطفال الاحمدیہ کراچی

درخواست دعا: ملک محمد صدیق صاحب بادامی باغ لاہور کی بچی شوکت جہاں ڈبل نمونیہ میں مبتلا ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت کاملہ عاجلہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے آمین

زوجام عشق ۔ مردانہ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت کورس ایک ماہ ۱۵ روپے۔ دواخانہ نورالدین ۔ جودھامل بلڈنگ لاہور

فیڈرل کورٹ نے حکومت پاکستان کی اپیل کی سماعت منظور کر لی

فیڈرل کورٹ میں ایڈووکیٹ جنرل کے دلائل

لاہور ۴ اکتوبر - فیڈرل کورٹ آف پاکستان نے کل اس امر کی اجازت دیدی ہے کہ راولپنڈی سازش کیس کے سلسلہ میں لاہور ہائی کورٹ نے وسط جون ۵۵ء میں جو حکم دیا تھا اس کے خلاف حکومت پاکستان کی دائر کردہ اپیل کی سماعت ہو۔ لاہور ہائی کورٹ نے اپنے اس حکم میں بعض قانونی نکات کا فیصلہ کرتے ہوئے رائے ظاہر کی تھی کہ عدالت نئی دستوریہ کی نمائندہ حیثیت کا جائزہ لے سکتی ہے اور شہادتیں قلمبند کرنے کے بعد ہی ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد آج فیڈرل کورٹ آف پاکستان کا پہلا اجلاس ہوا جس میں حکومت پاکستان کی طرف سے دائر کردہ درخواست کی ابتدائی سماعت ہوئی۔ ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے سرکاری نقطۂ نگاہ کی وضاحت کی۔ مسٹر نسیم اکبر کے (۲) وکیل مسٹر منظور قادر کمرۂ عدالت میں موجود تھے۔ لیکن انہوں نے بحث میں حصہ نہیں لیا۔ اپیل کی سماعت کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے۔

شام دس لاکھ پونڈ کا اسلحہ خریدیگا

لنڈن ۴ اکتوبر۔ بیروت ریڈیو کی ایک اطلاع کے مطابق شام کے وزیر دفاع نے ایوان نمائندگان سے درخواست کی ہے کہ اسرائیل کی جارحیت کے خدشہ کے پیش نظر اسلحہ خریدنے کے لئے ایک کروڑ پونڈ شامی سکہ (دس لاکھ پونڈ سٹرلنگ) کی رقم منظور کی جائے۔

تجارتی نرخ - لاہور مارکیٹ

گڑ ۲۰/۰ تا ۲۱ روپے۔ شکر ۴۴/۰ تا ۴۸/۰ روپے۔ چینی دیسی ۴۸/۰ تا ۵۲/۰۔ تیل توریہ ۴۲/۸ تا ۴۳/۸۔ تیل بنولہ ۴۹/۰ تا ۵۱/۰۔ تیل ناریل ۱۲۰/۰۔ تیل تل ۷۶/۰ تا ۷۸/۰۔ سرخ مرچ ۱۵/۰ تا ۴۰/۰۔ کالی مرچ ۳۸۰/۰ تا ۴۸۰/۰۔ الائچی ڈوڈہ ۳۶۰/۰۔ لونگ ۵۲۵/۰۔ الائچی خورد ۴۵/۰ تا ۵۰/۰ روپے فی سیر۔ ہلدی ۹۸/۰ تا ۱۰۲/۰۔ نمک ۴/۸۔ دیسی گھی ۱۶۵/۰ تا ۱۶۷/۰۔ بناسپتی گھی ۳۸/۸ تا ۴۰/۰ ٹین۔ ماش سیاہ ثابت ۱۶/۰ تا ۱۷/۰۔ ماش سبز ثابت ۱۷/۰ تا ۱۸/۰ روپے۔ مونگ ثابت ۱۲/۰ تا ۱۳/۱۲۔ مسور ثابت ۱۰/۰ تا ۱۵/۰۔ دال ۱۲/۱۲۔ چنے ۷/۴۔ کابلی چنے ۱۰/۰ تا ۱۲/۰۔ گندم ۱۰/۴ تا ۱۱/۰۔ آٹا ۱۱/۴ تا ۱۱/۱۴۔ باجرہ ۹/۴ تا ۹/۸۔ مکی ۹/۰ تا ۹/۴۔ توریہ ۱۷/۰ تا ۱۷/۸۔ کھل توریہ ۵/۸ تا ۵/۱۲۔ دیسی صابن ۴۴/۰ تا ۴۶/۰ روپے فی من۔

بازار صرافہ لاہور

سونا پاسہ ۱۰۳/۱۲۔ سونا تیزابی ۱۰۳/۰۔ پاؤنڈ ۶۵/۸۔ چاندی کھتوبی ۱۵۵/۸۔ چاندی سکہ ۱۴۴/۸۔ چاندی تیزابی ۱۶۰/۰ روپے

بازار صرافہ لائلپور

سونا حاضر ۱۰۴/۰۔ چاندی تیزابی ۱۵۵/۰۔ چاندی کھتوبی ۱۵۳/۰۔ سکے ۱۴۳/۰۔ پونڈ ۶۴/۰ روپے

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

وحدت مغربی پاکستان ۱۵ اکتوبر کو معرض وجود میں آجائے گی

گورنر جنرل نے ایک یونٹ بل کی منظوری دیدی

کراچی ۴ اکتوبر۔ گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے کل مغربی پاکستان کی ریاستوں اور صوبوں کو ملا کر واحد انتظامی یونٹ بنانے سے متعلقہ بل کی منظوری دے دی ہے اور بل اب قانونی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اسے قانون وحدت مغربی پاکستان مجریہ ۱۹۵۵ء کا نام دیا گیا ہے اس قانون کے نفاذ کا اعلان بعد میں کیا جائیگا خیال ہے گورنر جنرل عنقریب اس قانون کی تاریخ کے نفاذ کا اعلان کردیں گے۔ مجلس دستور ساز نے ایک مہینہ سے زائد عرصہ کی بحث و تمحیص کے بعد گذشتہ جمعہ کے روز اسے منظور کیا تھا۔

معتبر ذرائع کی اطلاعات کے مطابق وحدت مغربی پاکستان کی عبوری مجلس قانون ساز کے انتخابات نومبر کے وسط تک مکمل ہوجائیں گے مرکزی وزیر مواصلات ڈاکٹر خانصاحب کو پہلے ہی مغربی پاکستان کی عبوری کابینہ کا وزیر اعلیٰ نامزد کردیا گیا ہے۔ کابینہ کے باقی ارکان کے ناموں کا اعلان بھی عنقریب کردیا جائے گا۔

ضروری اعلان!

مکرمی جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے ماتحت یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ:-

جو دوست بھی حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائیں وہ اپنے ساتھ مقامی امیر جماعت یا صدر صاحب کی تصدیقی چٹھی ضرور لایا کریں یہ نہایت ضروری ہے۔

(ابو البشارت عبد الغفور مبلغ سلسلہ)

بدقسمت کون ہے؟

بدقسمت ہے وہ ——— جس کو اس کا موقع ملا اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح

بدقسمت ہے وہ ——— جس نے مُنہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا مگر عملاً اس میں کمزوری دکھلائی"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں آئیے ہم اپنا محاسبہ کریں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

مشرقی پنجاب میں مظاہروں کا خدشہ

نئی دہلی ۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکام نے مشرقی پنجاب حکومت کو صوبوں کی از سر نو حد بندی سے متعلقہ رپورٹ کی اشاعت کے موقعہ پر سخت حفاظتی اقدامات کرنے کی تاکید کی ہے۔ اس قسم کی ہدایات بعض دوسرے صوبوں کو بھی دی گئی ہیں۔ اس رپورٹ کی اشاعت کے موقعہ پر ہندوستان کے مختلف صوبوں بالخصوص مشرقی پنجاب میں مظاہروں اور احتجاجی جلسوں کا شدید خطرہ ہے۔

ضروری اعلان

ماہ ستمبر کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ تمام بلوں کی رقم دس اکتوبر تک دفتر روزنامہ الفضل میں پہنچ جانی چاہیئے

مینیجر الفضل ربوہ

احمدیت کے خلاف پانچ اعتراضات مع جواب

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ

اردو و انگریزی میں

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ولادت

مورخہ ۲۹/۹/۵۵ء بوقت ۵½ بجے شام میرے داماد مرزا نصیر احمد صاحب بی۔اے کے گھر مولا کریم نے اپنے فضل و کرم سے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے اس لئے احباب اور صحابہ کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ سے درخواست دعا ہے کہ مولود مسعود کی درازئ عمر اور خادم دین اسلام اور صالح بنائے آمین

مرزا نذیر علی کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ